از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 8 مئی 1959

دی مینجمنٹ آف پرگا انڈسٹریز لمیٹڈ، کویمبٹور

بنام

دی ورکرس

(بی پی سنہا، پی بی گجیندر اگڈکر اور کے این وانچو، جسٹس صاحبان)

صنعتی تنازعہ-رضامندی سے انعام-اجرت کے ڈھانچے کے تعین کے بدلے اجرتوں میں عبوری اضافہ-اس طرح کا ایوارڈ، اگر چیلنج کے لیے کھلا ہے-پیس ریٹ کارکنوں کی اجرت کا ڈھانچہ-چاہے سالانہ اضافہ کا حقدار ہو-مشینری، زمین، پٹہ پر دی گئی عمارت —— باز آباد کاری کے اخراجات، اگر قابل اجازت ہوں-بونس-دستیاب سرپلس کا حساب۔

اپیل کنندہ پرا گا انڈسٹریز کے تحت پٹہ دار تھا اور اس نے تجدید کے حق انتخاب کے ساتھ پانچ سال کے لیے عمارتوں اور مشینری کو پٹے پر لیا۔ فیصلے کے لئے تنازعہ کا موضوع (1) سال 1954 کے لئے مزدوروں کو ادا کیے جانے والے بونس کی مقدار کے بارے میں سوالات کے بارے میں تھا، اور (2) مزدوروں کی مختلف اقسام کے لئے درجہ بندی شدہ سالانہ اضافے کے ساتھ اجرت کے پیمانے کا تعین۔

اس حقیقت کے پیش نظر کہ اس کے حق میں پٹہ کی میعاد جلد ختم ہونے والی تھی، اپیل کنندہ نے ٹریبونل کو مشورہ دیا تھا کہ کارکنوں کو ہنر مند اور غیر ہنر مند کارکنوں میں درجہ بندی کرنے اور اضافوں کے ساتھ تنخواہ کے منظم گریڈ فراہم کرنے کا سوال آسانی سے مستقبل کی تاریخ تک موخر کیا جا سکتا ہے۔ جواب دہندگان نے اس تجویز پر اتفاق کیا اور اس لیے دونوں فریقوں نے ٹریبونل میں نمائندگی کی کہ اگر کارکنوں کی اجرت میں اضافے کے لیے کوئی عبوری حکم دیا گیا تو وہ مطمئن ہوں

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

گے۔اس کے مطابق، ٹریبونل نے اجرت کا کوئی ڈھانچہ طے کرنے سے گریز کیا، اور ایک عبوری اقدام کے طور پر، اجرت میں 4 فیصد اضافے کا حکم دیا اور اپیل کنندہ کو ہدایت کی کہ وہ ہر سال اس طرح کا اضافہ کرے جب تک کہ کارکنوں کی درجہ بندی نہ کی جائے اور ان کی تنخواہ کے پیمانے کو ایک خاص زیادہ سے زیادہ تک نہ پہنچایا جائے۔

مندرجہ بالا اضافہ ماہانہ، وقت اور ٹھیکے پر کام کرنے والے کارکن پر لاگو ہوتا ہے۔

اپیل کنندہ نے ٹریبونل کی طرف سے اپنائے گئے طریقے کے جواز کو چیلنج کیا اور دلیل دی کہ ٹریبونل سے اجرت کا ڈھانچہ طے کرنے کو کہا گیا تھا، لیکن اس کے بجائے اس نے محض ایک عبوری حکم منظور کیا تھا جو بے قاعدہ تھا۔

اپیل کنندہ نے یہ بھی دعوی کیا کہ کارکنوں کی طرف سے سال 1954 کے لیے اضافی بونس کا دعوی جائز نہیں تھا کیونکہ اپیل کنندہ کی مالی حالت تسلی بخش نہیں تھی، اور یہ قرضوں میں تھا اور اس نے کرایہ دار کو واجب الادا کرایہ بھی ادا نہیں کیا تھا، اور درحقیقت، کاروبار میں واجب الادا کرایہ کی رقم کو سرمایہ ذیر کار کے طور پر واپس کر دیا تھا۔اپیل کنندہ نے بونس کی ادائیگی کی ہدایت کی اس بنیاد پر بھی مخالفت کی کہ ایوارڈ میں دستیاب ذائد کی غیر منصفانہ تقسیم شامل ہے اور پٹہ پر دی گئی جائیداد اور مشینری کے لیے باز آبادکاری چارجز اور غیر اداشدہ کرایہ کی رقم پر سود کا دعوی کیا۔

یہ قرار پایا گیا کہ جہاں فریقین نے خود ٹریبونل کے سامنے نمائندگی کی کہ جواب دہندگان کو ہنر مند اور غیر ہنر مند کارکنوں میں درجہ بندی کرنے اور اضافوں کے ساتھ تنخواہ کے منظم گریڈ فراہم کرنے کا سوال آسانی سے مستقبل کی تاریخ تک موخر کیا جا سکتا ہے اور وہ کارکنوں کی اجرت میں اضافے کی فراہمی کے معقول عبوری حکم سے مطمئن ہوں گے، فریقین کے لیے یہ کھلا نہیں تھا کہ وہ بعد کے مرحلے میں اس طرح کی نمائندگی کی بنیاد پر ایوارڈ کو چیلنج کریں۔

یہ کہ اگرچہ عام طور پر ٹھیکے پر کام کرنے والے کارکنوں کے لیے سالانہ اضافے کے ساتھ اجرت کا ڈھانچہ فراہم نہیں کیا گیا تھا، جنہیں ان کے کام کے لیے ادائیگی کی جاتی ہے، اس طرح کے کارکنوں کے لیے مقرر کردہ اجرت کی شرح کو اس طرف سے مناسب کیس بنائے جانے پر جائز طور پر نظر ثانی کی جا سکتی ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

مزید قرار پایا گیا کہ جہاں کسی دوسرے مقصد کے لیے ادائیگی کے لیے مختص رقم کو سرمایہ ذیر کار کے طور پر استعمال کیا گیا ہو، اس میں سود ہونا چاہیے، حالانکہ اسے منافع اور نقصان کے کھاتے میں ذمہ داری کے طور پر دکھایا گیا ہے اور بونس کے مقاصد کے لیے دستیاب ذائد تک پہنچنے کے لیے اسی پر غور کیا جانا چاہیے۔

کہ باز آبادکاری کے لیے کسی پیشگی چارج کی اجازت نہیں دی جاسکتی جہاں زمین، مشینری اور کاروبار کے لیے عمارت پٹہ پر لی گئی ہو۔ جہاں نئی مشینری خریدی گئی تھی وہاں باز آبادکاری کی رقم کو فرسودگی کی اجازت سے پورا کیا گیا تھا۔

اپیلیٹ دیوانی کادائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 226، سال 1958۔

صنعتی تنازعہ نمبر 89، سال 1955 میں لیبر کورٹ، کوئمبٹور کے 30 مئی 1957 کے ایوارڈ سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

اپیل گزاروں کے لیے اے بنام وشوناتھ شاستری اور ٹی بنام آر ٹاٹاچاری۔

ایم ایس کے شاستری، جواب دہندگان کے لیے۔

8.1959 مئی۔

عدالت کا فیصلہ گجیندر گڈکر جسٹس نے سنایا۔

گجیندر گڈکر جسٹس :۔ خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل مینجمنٹ آف پراگا انڈسٹریز (پی) لمیٹڈ، (جسے بعد میں اپیل کنندہ کہا جاتا ہے) اور اس کے کارکنوں (جسے بعد میں جواب دہندگان کہا جاتا ہے) کے درمیان صنعتی تنازعہ کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ یہ تنازعہ جسے مدراس حکومت نے کوئمبٹور کے صنعتی ٹریبونل کے فیصلے کے لئے بھیجا تھا اس میں چار چیزوں کا احاطہ کیا گیا تھا۔ ان میں سے دو فریقین کے درمیان سمجھوتے کے ذریعے طے کیے گئے تھے اور باقی دو فیصلے کا موضوع تھے۔ یہ سوال 1954ء کے لئے جواب دہندگان کو دیئے جانے والے بونس کی مقدار کے بارے میں ہے اور جواب دہندگان کے مختلف زمروں کے لئے درجہ بند سالانہ اضافے کے ساتھ اجرتوں کے پیمانے طے کرنے کا سوال ہے۔ ٹریبونل نے اپیل کنندہ کو حکم دیا ہے کہ وہ جواب دہندگان کو تین ماہ کی اجرت بونس کے طور پر ادا کرے۔ اپیل کنندہ پہلے ہی ایک ماہ کا بونس ادا کر چکا تھا اور اس لیے اسے مزید

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

دو ماہ کے لیے بونس ادا کرنے کی ہدایت کی گئی تھی۔اجرت کے ڈھانچے کے تعین کے حوالے سے ٹریبونل نے فی الحال کوئی اجرت کا ڈھانچہ طے کرنے سے گریز کیا ہے اور ایک عبوری اقدام کے طور پر اس نے اپیل کنندہ کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنے تمام کارکنوں کو 4 کی شرح سے اضافہ کرے، اور ہر سال اس طرح کا اضافہ جاری رکھے جب تک کہ ان کی درجہ بندی نہ ہو اور ان کی تنخواہ کا پیمانہ ایک خاص زیادہ سے زیادہ تک نہ پہنچ جائے۔یہ ایوارڈ میں یہ دو ہدایات ہیں جنہیں اپیل کنندہ نے موجودہ اپیل میں چیلنج کیا ہے۔

اپیل کنندہ ایک نجی لمیٹڈ کمپنی ہے جو کوئمبٹور میں پراگا انڈسٹریز، کوئمبٹور کے تحت کرایہ دار کے طور پر نٹ اور پلاسٹک کے بٹن بنانے کا کاروبار کرتی ہے، جو ایک شراکت داری فرم ہے۔اپیل کنندہ نے 15 جنوری 1954 کو مکمل کیے گئے پٹہ کے معاہدے کے تحت مذکورہ فرم کی زمین، عمارتیں اور اس سے تعلق رکھنے والی مشینری کو پٹہ پر لیا۔اس دستاویز کے تحت اپیل کنندہ کو پانچ سال کے لیے 5,000 روپے کا ماہانہ پٹہ ادا کرنا پڑتا ہے۔پٹہ میں ایک شق شامل ہے جس کے ذریعے اپیل کنندہ کو تین سال کی مدت کے لیے تجدید کا حق دیا جاتا ہے۔

اپیل کنندہ کا مقدمہ یہ تھا کہ اس کی مالی حالت تسلی بخش نہیں تھی؛ کہ اسے بھارتیہ بینک لمیٹڈ، کوئمبٹور سے ایک اوور ڈرافٹ اکاؤنٹ کے تحت اوور ڈرافٹ لینا پڑا جس کی وجہ سے اپیل کنندہ 1954 میں 48,414 روپے کی حد تک مذکورہ بینک کا مقروض رہ گیا۔اپیل کنندہ نے مذکورہ سال کے کرایہ دار کو واجب الادا کرایہ بھی ادا نہیں کیا تھا اور درحقیقت کرایہ کی 60,000 روپے کی مذکورہ رقم کو اپیل کنندہ کے کاروبار میں سرمایہ ذیر کار کے طور پر واپس کر دیا تھا۔اپیل کنندہ کے مطابق، فل بینچ فارمولے کے تحت جواب دہندگان کا اضافی بونس کا دعوی جائز نہیں تھا۔

دوسری طرف جواب دہندگان نے زور دے کر کہا کہ اپیل کنندہ بڑا منافع کما رہا ہے اور بونس کے لیے ان کا دعوی مکمل طور پر جائز ہے۔جواب دہندگان نے یہ بھی لگایا گیا تھا کہ اب وقت آ گیا ہے کہ ٹریبونل کی طرف سے ایک مناسب اجرت کا ڈھانچہ طے کیا جائے جس میں جواب دہندگان کو مقررہ زیادہ سے زیادہ تک پہنچنے کے لیے منصفانہ سالانہ اضافے کے ساتھ مناسب اجرت کی ادائیگی کی ضمانت دی جائے۔

اپیل کنندہ کی جانب سے جناب وشوناتھ شاستری نے اپیل کنندہ کے ملازمین کی اجرتوں میں اضافے کے بارے میں عبوری حکم دینے میں ٹریبونل کی طرف سے اپنائے گئے طریقے کے جواز کو

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

چیلنج کیا ہے۔ٹریبونل سے کہا گیا کہ وہ مسئلہ نمبر 3 کے تحت اجرت کا ڈھانچہ طے کرے۔اس کے بجائے یہ ایک عبوری حکم کے ساتھ سامنے آیا ہے جو بہت زیادہ ہے۔بے قاعدہ، جناب شاستری کہتے ہیں۔ہماری رائے میں یہ دلیل مکمل طور پر ناقابل قبول ہے۔ایوارڈ سے یہ واضح ہے کہ اپیل کنندہ نے خود ٹریبونل کو مشورہ دیا کہ اس کے حق میں پٹہ ڈیڑھ سال کے اندر ختم ہونا تھا اور جواب دہندگان کو ہنر منداور غیر ہنر مند کارکنوں میں درجہ بندی کرنے اور اضافے کے ساتھ تنخواہ کے منظم زمرے فراہم کرنے کا سوال آسانی سے مستقبل کی تاریخ تک موخر کیا جا سکتا ہے۔جواب دہندگان نے اس تجویز پر اتفاق کیا،اور دونوں فریقوں نے ٹریبونل کے سامنے نمائندگی کی کہ اگر جواب دہندگان کی اجرت میں اضافے کے لیے معقول عبوری حکم دیا جائے تو وہ مطمئن ہوں گے۔ایسا ہونے کی وجہ سے،اب اپیل کنندہ کے لیے یہ دعوی کرنا کھلا نہیں ہے کہ ٹریبونل کو اجرت کا ڈھانچہ طے کرنا چاہیے تھا اور عبوری حکم منظور نہیں کرنا چاہیے تھا۔

عبوری حکم کی خوبیوں پر واحد اعتراض جو ہمارے سامنے اپیل کنندہ نے اٹھایا ہے وہ مذکورہ حکم کے ٹھیکے پر کام کرنے والے کارکنوں پر لاگو ہونے کے حوالے سے ہے۔ایسا معلوم ہوتا ہے کہ 25 اکتوبر 1955 کو اپیل کنندہ اور جواب دہندگان کے درمیان ایک قرارداد طے پایا تھا اور اس معاہدے کی شق 5 اور 6 کے ذریعے یہ طے پایا گیا تھا کہ تمام ماہانہ درجہ بندی اور وقت کی درجہ بندی والے ملازمین کے لیے بنیادی تنخواہ کا 4 فیصد سالانہ اضافہ کیا جائے،اور یہ کہ نظر ثانی شدہ اجرت یکم نومبر 1955 سے نافذ ہونی چاہیے۔اس طرح، جناب شاستری نے ماہانہ درجہ بندی اور روزانہ درجہ بندی والے کارکنوں کے حوالے سے ٹریبونل کے ذریعے منظور کیے گئے عبوری حکم کو چیلنج نہیں کیا ہے۔اس کی شکایت یہ ہے کہ ٹریبونل نے پیس ریٹیڈ کارکنوں کے حوالے سے اسی طرح کا حکم دینے میں غلطی کی تھی۔

یہ سچ ہے کہ عام طور پر ٹھیکے پر کام کرنے والے کارکنوں کی اجرت میں سالانہ اضافہ فراہم نہیں کیا جاتا ہے۔ان کارکنوں کو اس کام کے ذریعے ادائیگی کی جاتی ہے جو وہ کرتے ہیں حالانکہ اس طرح کی ادائیگی کے لیے مقرر کردہ شرحوں کو مناسب صورتوں میں جائز طور پر بڑھایا جا سکتا ہے۔عام طور پر ایسے پیس ریٹیڈ کارکنوں کے لیے سالانہ اضافے کے ساتھ اجرت کا ڈھانچہ فراہم نہیں کیا جاتا ہے۔اس معاملے کے اس پہلو پر جناب شاستری نے کافی زور دیا ہے۔دوسری طرف،اپیل کنندہ کے لیے ثبوت دینے والے جناب جوزف نیجڈلی نے صاف طور پر اعتراف کیا کہ ٹھیکے پر کام کردہ اجرت 1947 میں طے کی گئی تھی اور اگرچہ ان میں کچھ تبدیلیاں کی گئی تھیں لیکن وہ غیر اہم تھیں۔انہوں نے یہ بھی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

تسلیم کیا کہ 1947 سے کوئمبٹور میں زندگی گزارنے کی لاگت میں اضافہ ہوا ہے۔ان بیانات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ٹھیکے پر کام کرنے والے کارکنوں کو ادا کی جانے والی اجرت کی شرحوں پر نظر ثانی کا معاملہ اتنا ہی بنایا گیا ہے جتنا کہ ماہانہ کام کرنے والے کارکن یا روزانہ کام کرنے والے کارکنوں کے معاملے میں۔اس لیے ہمارا خیال ہے کہ اپیل کنندہ ٹھیکے پر کام کرنے والے کارکن کے لیے مقرر کردہ اجرت کی شرحوں کے معاملے میں 4 فیصد اضافے کے حوالے سے ٹریبونل کی طرف سے جاری کردہ ہدایت کو کامیابی سے چیلنج نہیں کر سکتا۔تاہم، ہم ٹھیکے پر کام کرنے والے کارکنوں کے حوالے سے عبوری حکم نامے میں ترمیم کرتے ہوئے یہ ہدایت دینا چاہیں گے کہ اگرچہ ان کی اجرت کی شرحوں میں 4 فیصد کی شرح سے اضافہ کیا جانا چاہیے لیکن انہیں مذکورہ شرح پر سالانہ اضافے کا فائدہ اس وقت تک نہیں ملنا چاہیے جب تک کہ تمام کارکنوں کی درجہ بندی نہ ہو اور ان کی تنخواہ کے پیمانے متعارف نہ ہو جائیں۔دوسرے لفظوں میں، ہم ایوارڈ کے اس حصے کی تصدیق صرف اس ترمیم کے ساتھ کرتے ہیں کہ مستقبل میں 4 فیصد کی شرح سے سالانہ اضافہ ٹھیکے پر کام کرنے والے کارکنوں کو نہیں دیا جانا چاہیے۔

جناب شاستری کی طرف سے اٹھایا گیا اگلا دلیل ایوارڈ کے ذریعے اپیل کنندہ کو جواب دہندگان کو دو ماہ کا اضافی بونس ادا کرنے کی ہدایت کے حکم کے حوالے سے ہے۔اب یہ اچھی طرح طے ہو چکا ہے کہ بونس کے دعوے کا فیصلہ فل بینچ فارمولے کے اطلاق سے ہونا چاہیے۔فارمولے کے اطلاق میں صرف دو آئٹم ہیں جنہوں نے موجودہ کارروائی میں تنازعہ کو جنم دیا ہے۔اپیل کنندہ نے دعوی کیا کہ اسے 60,000 روپے پر 4 فیصد سود کی اجازت اس بنیاد پر دی جانی چاہیے کہ یہ سود کرایہ دار کو ادا کیا جائے گا کیونکہ اس کے واجب الادا کرایہ کی ادائیگی میں کوتاہی کی گئی تھا؛ یا اس بنیاد پر کہ مذکورہ رقم کو سرمایہ ذیر کار کے طور پر استعمال کیا گیا تھا اور اس لیے اس پر 4 فیصد سود ہونا چاہیے۔ہماری رائے میں مؤخر الذکر کا دعوی اچھی طرح سے قائم ہے اور اسے برقرار رکھا جانا چاہیے۔اس میں کوئی شک نہیں کہ کرایہ دار کو واجب الادا 5,000 روپے کا ماہانہ کرایہ، اگرچہ منافع اور نقصان کے کھاتے میں ذمہ داری کے طور پر دکھایا گیا ہے، حقیقت میں کرایہ دار کو ادا نہیں کیا گیا ہے؛ اور یہ بھی واضح ہے کہ اس پوری رقم کو حقیقت میں اپیل کنندہ نے سرمایہ ذیر کار کے طور پر استعمال کیا ہے۔لہذا اس رقم پر 4 فیصد سود کے اس دعوے کی جواب دہندگان مخالفت نہیں کر سکتے۔ٹریبونل اس دعوے کو ماہ بہ ماہ الگ کرنے اور ماہ بہ ماہ رقم پر واپسی کے سوال پر غور کرنے کی طرف مائل تھا۔ہم نہیں سمجھتے کہ موجودہ معاملے میں اس طرح کا راستہ اپنانا ضروری ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

اپیل گزار کی طرف سے کیا گیا دوسرا دعوی اس کی مشینری کی بہتری اور جدید کاری کے حوالے سے ہے۔اپیل کنندہ نے اس سرے کے تحت 20,000 روپے کا دعوی کیا۔اس دعوے کو ٹریبونل نے مسترد کر دیا ہے، اور ہم صحیح سمجھتے ہیں۔جیسا کہ ہم پہلے ہی مشاہدہ کر چکے ہیں، اپیل کنندہ نے پراگا انڈسٹریز، کوئمبٹور سے بطور کرایہ دار اپنے کاروبار کے لیے زمین، مشینری اور عمارتیں لے لی ہیں، اور اس لیے اپیل کنندہ مذکورہ مشینری اور پلانٹ میں سے کسی کی بحالی کا دعوی نہیں کر سکتا۔اگر اپیل کنندہ نے 1954 میں نئی مشینری خریدی ہے تو بازآبادکاری کی وہ رقم جو اپیل کنندہ 1954 کے لیے مذکورہ مشینری کے حوالے سے دعوی کر سکتا ہے، اپیل کنندہ کو دی گئی فرسودگی کے تحت آتی ہے۔جناب شاستری کی طرف سے اس موقف متدعویہ نہیں ہے۔لہذا ہم مطمئن ہیں کہ اپیل کنندہ بازآبادکاری کے لیے پیشگی چارج کے طور پر 20,000 روپے کا دعوی کرنے کا حقدار نہیں ہے۔

اگر ان نتائج کی روشنی میں فل بینچ فارمولا تیار کیا جاتا ہے تو اس میں کوئی شک نہیں ہو سکتا کہ ٹریبونل نے اپیل کنندہ کو دو ماہ کے لیے اضافی بونس ادا کرنے کی ہدایت دینا جائز تھا۔یہ عام بات ہے کہ 42,726 روپے کے خالص منافع کو لیتے ہوئے، اگر فرسودگی اور 1953 کے لیے ادا کردہ بونس کو واپس ملا دیا جائے تو مجموعی منافع کا اعداد و شمار 69,546 روپے ہوگا۔اس اعداد و شمار سے اگر عام تخفیف، انکم ٹیکس، ادا شدہ سرمائے پر 6 فیصد ریٹرن اور 60,000 روپے کے سرمایہ ذیر کار پر 4 فیصد ریٹرن کاٹا جاتا ہے، تب بھی یہ 26,000 روپے سے زیادہ کا بقایا چھوڑ دیتا ہے۔تین ماہ کا بونس، جس میں اپیل کنندہ کی طرف سے پہلے سے ادا کیا گیا ایک ماہ کا بونس بھی شامل ہے، ٹریبونل کی طرف سے دیا گیا 22,000 روپے کے پڑوس میں ہے لیکن اس بونس کے سلسلے میں اپیل کنندہ 12,300 روپے کی حد تک انکم ٹیکس کی چھوٹ کا حقدار ہوگا۔ایسا ہونے کی وجہ سے، یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ٹریبونل کے ذریعے منظور کردہ حکم میں دستیاب ذائد کی غیر منصفانہ تقسیم شامل ہے۔

نتیجے میں اپیل کافی حد تک ناکام ہو جاتی ہے اور ٹریبونل کے ذریعے منظور کیے گئے فیصلے کی تصدیق ٹھیکے پر کام کرنے والے کارکن کے حوالے سے مستقبل کے سالانہ اضافے کے حوالے سے ترمیم کے ساتھ کی جاتی ہے۔اس معاملے کے حالات میں ہم ہدایت دیتے ہیں کہ فریقین اپنے اخراجات خود برداشت کریں۔

اپیل کافی حد تک مسترد کر دی گئی؛ ایوارڈ میں جزوی طور پر ترمیم کی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document